

1929
LUCKNOW
'DH PUNCH

مضامین نمبر ۱

۳۰ مارچ ۱۹۱۶ء

ابن مہری کے فلسفیانہ خیالات

نمبر ۳

تیہا فلسفہ جو شاگ غصہ ہے

تیہا ہم سے کا جھگڑا ہوا ہے کل کسی کسی وقت بہت کام رہتا ہے۔ سے ان کام کا شوق تو اللہ میاں پیدا ہی کیوں کرتے۔ اللہ میاں کو کچھ نہ پیدا کرنے کی عادت نہیں۔ میں نے تو ایک دن مولوی صاحب کے منہ پر کہہ دیا تو جو بات کیا ہوئی میں لیے آتی تھی زکاری اتنیں سے اونہیں تیک مولوی صاحب کی پگڑی پر گرمی جلا کے کہنے لگے: اکثر غصہ کرتا ہے مجھے جو تیہا آیا اور مولانا کے سر پر مولوی مولانا نے بچھے پر سے اتر کے گئے نیچے بیٹھے رہے تھک گئے۔ میں سوچی کر آج جب ہو رہی کہ کل مولوی کا جو اونی بازو ہو جائے گا۔ میں بھی آنکھیں تریر کے کھڑی ہو گئی اور کتنا لٹا کر دیا۔ ایسی مولوی صاحب آپ ہی تو کہتے ہو غصہ حرام ہے اور آپ ہی کیا یہ عجیب حضرت جو غصہ والم چڑا یا کر کل زمیں۔۔۔۔ جھگڑا۔ دلی آئینہ لے کر دیکھے تو منہ وال بھیر کا جھگڑا ہے جیسے کسی نے زینا وانیشہ لملہ۔ پانی ہی تو تھا کوئی موت آ رہا نہیں جو تھا ری۔۔۔۔ آسمان کو چڑھ گئی۔ بس میرا اتنا کہنا تھا کہ مولوی کا وضو ٹوٹ گیا گئے بدل دالی تھے۔ پھر آگے وہاں سے مولوی ہی کے دیکھا جو تیہا نہ نکالی تو ادھی چڑھی۔ کل تیہا نچے کی تنور ہیں کر دے اس مثل مشہور ہے جو ہمارا ساما دیں جو پہ غصہ ہو کر کوئی دیر آدمی جو کر کر گیا کی اور اگر آپ ہو تیہ ہے لیکن ابھی کہیں حضور پر غصہ نہ ہو جیسے۔ پھر بھی پیا کاٹ دوے تو رنگ ایسے کر چل تو اتنی چولا ہے۔

بلاپیاہ سلام کرنے لگے اور صاحب ہی تیہہ دے کے بدلے ہی رہے تھوں کی کمان چڑھی ہی کی چڑھی ہی رہی آخر میں پر میاں کر تیہا ہی اسی پر سارے مضامین کا نزلہ بھی گرا۔ اب سارا گھر انہی کیڑے کو بیوڑ۔ ہے ہے یہ کیا ہے بی بچے دیکھ رہا کی جو بنا رہ گیا اب کی سلیج۔ غریب آدمی غصہ کی بات ہے بھی غصہ کرے تو اسکا ساتھ دینے والا کوئی نہیں لہٰذا غصہ فقیر کی جان ہے اس بچارے کو ڈرا نہ ہاتھ پاؤں کی آس ہے یا اللہ میاں کی آس او بیٹی ہو تو میں نے میاں دیکھا ہے چار ہے غریب ہو جاتا ہے امیر لفظ والے آدمی سے لوگ ڈر تھر تے ہیں۔ اور جو بچارہ مرنا ہوتا پگلا ہو اسکو پولی مارتے ہیں۔ انشاء کرے جو آدمی غصہ جو بس اسکی اصل خانے میں فناست ہی آ جاتی ہے۔ آدمی کو بچہ وکھ شروین کے رہنا نہیں جیسے اچھی نہیں تو کمزور سار کرنے کی نشانی سو کچھ نہ بچاری بکریوں کو سب چیٹ کر جاتے ہیں اور شیروں کے منہ کوئی نہیں لگتا رکتا دن لٹا ہے اتوں کا ہاں بھی ٹھیک نہیں ہے کہ غصہ ناک ہی پر دھرا ہے کوئی بولا اور جھٹ دن کسی نہ موں سے توں کی اور کاٹ کھایا۔ ایسا آدمی قیاں سانپ جانا ہے جنہیں ذرہ نہیں گستی۔ نیچ بی بی رکھ تب رکھا ہٹ کی غصہ بھی بجا اور نا بجا ہوتا ہے۔ اور جو آگر اندیشہ دیکھ کے فلسفہ وکھاتا ہے وہ اچھا ہوتا ہے ایسے ہیں اللہ کے بندے ہیں جنہیں غصہ آیا تو بھیر وچیل پائی دہڑیل ہو جاتے ہیں جہاں غصیرا کر جو بیٹ لیے اڑنے کا نام نہیں لیتا۔ اور بعضوں کا تیہا گنہ کے بھاری کی تنوں برسا اور نکل گیا۔ ایک غصہ کی کہانی پر تمہیں سناؤں۔ کل دخل نہیں اصل محلے میں تھے ایک پنڈت جی۔ پڑھے لکھے وسعت کم صورت بھی نیکی۔ گورے چٹے خیبر سے تو دل پکڑ لیا میں ۱ سٹرہ پر جایا کرتے تھے۔ ہزاروں کا سے گتھان وہ گھروں اوڑاتے۔ ایسا کچھ ہوا کہ سارے ان سے کہا اب تم گھر ہی پر مقدمے لڑوا یا کرو کچہری آنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ غیر جی انھوں نے بھی کہا چلو

اب جیب کٹ ہے میں رہتے بہاں کبھی کبھار کچھ ترکے بھی جایا کرتی تھی کیا کرتی جب دم اکتا جاتا تھا۔ گھر ڈا آخر ہم بھی آدمی ہیں۔ بے دام صاحب مورے سلفت کر بیار تھے جیسی کر جو مورے کی ناک اسی وقت نہ ہوئی تو گھری ہو کے مقدمے کی پیروی کی بیلی میں دل کی بات کہ دل لگا کے شمشیر خیمیر تیجہ کا تج بچا اور تا تھا۔ بختوں کی تلوار کھانے کی گلگی کا کھیل تنا نہیں ہوا جتنا مقدمہ۔ ازدی میں بی لگی کہ پھر پنڈت جی جان پہچان تھے اور جلسے لگی لیے کر منہ سے پھول جھڑے تھے نہ لٹکت کا جھگڑا نہ بگیڑا نہ قسم کھانے کا بکھیڑا۔ پھر کس قسم کی باتیں کی جیسی کی گھبراہٹ۔ منشیوں کے بیچ پنچ کل پوچھتا ہے روز نج بھرنے کی بجز دکلوں دکیلوں کا چپا گمر گر کرکے اپنی کالی کالی پیشواروں دعاؤں کا کھانا ہے شیرازی مجنوں تو کر ترو وہ ہے میں کو پیتا ہے گتھار گتھار کے گھوں سے پوچھا۔ پنڈت جی ٹیک ہیں بیٹھے اونچی میز کرسی لگی ہے۔ چپراسی بکارے ہیں۔ خود مثل سنا ہم دلگا کوئی جانتا ہے۔ سپاہی لگے سب ادب کا سے تے ہاتھ باندھے کھڑے ہیں۔ روز کا سمی ہو رہی ہے کل اپنے اپنے وکیلوں کے ساتھ کھڑے ہیں جیسے نالا کے پیچھے زبانیں کھڑی پھولی ہیں گرٹ پٹ ہو رہی ہے۔ دھڑا دھڑ مسلیں ہوئی کتابیں کھل رہی ہیں۔ ایک آیا مگر وسے نے چہرہ کی ناک کاٹ ڈالی ہے بی بی آنچل سے منہ چھپائے کھڑی ہیں میاں کی شنوائی کسی ہوتی ہیں۔ ڈاکٹر آتا ہے گواہی دیتا ہے کہ ضرور یہ عورت بھولی ہے جیسے اسکی ناک بے دوست کے نقصان میں کل مجرم کے آگے دانت ہی نہیں ہیں۔ آخر ناک کاٹی کر کا ہے سے عورت کا وکیل کہتا ہے حضور اس نے حوالات میں اپنے دانت اکھاڑ ڈالے میرے پاس گواہی شہادتی موجود ہیں سے کہ ڈاکٹر صاحب لے جو سے ہیں انھیں نے دیکھے وہ دانت اکھیڑ ڈالے کر سکینا انسپٹا گھوڑی کا ناک کرکے کے تب اپنے میاں مع عنصہ پنڈت جی پوچھتے ہیں تم نے ناک کیوں کاٹی۔ وکیل کہتا ہے حضور میرا موکل ابی کا بھولا ہے سوال ہی نہیں

جاتا ہے۔ مہر وکیل صاحب کا کوئی گھر نہیں
گو ہمیں کے سامنے سب نے مہر بخوشی منظور کی۔ اس نے
سے ایک صاف کر دی۔ گو ہمیں نے کی اعتراض
اس جاسے سامنے والی بھر جس پر وہ نے ...
کیوں کیا۔ آخر پنڈت جی نے خود بیٹھ کر ... کر دیے
... جانے کا ... اس گاؤں میں چل ... نہ
تیار ... پس وہ گئے یہاں نہ کسی کی ...
... بیٹھ کے نزدیک ...
... آ گئی۔ میاں ... کے ... ہوں گے نہ
رہ گئی ... زندگی کا ... نے
... اب کیا ... کے ... بیچ
... میاں ... ہیں ... صاحب
... نہ ہو
... سے ... ایک ...
... ایک ... جاتے ...
... کی بھیا ... ایسا تھا کہ ... میں چل
... ہو گئی ... آنے ہی ...
... کیا کہ پنڈت جی آ گیا۔ کہنے گئے ...
... ہیں اس ...
... آ گئی۔ ...
... دیتا تھا ...
... رہ گئے ... کر ...
... کی ... ہو گئی۔ ... ایک ...
... ایک ہی ... ایک ...
... میں ... ایک ...
... میں آیا ایک بیٹا ...
... سے ... تھی ... میرا ...
... ہیں ...
... ایسا ... بات
جب ... جاتی ہے ... کچھ ...
نہیں ... کیا ہو گی۔ ...
... سمجھ کے

... ہو گیا تھا۔ ... کی ... تھی ...
... میں ... آ ... ہو گئی ...
... گئے ... آ گئے ...
... پنڈت نے ...
... رکھ دیا۔ ... بال ...
... کے ... ہو ...
... گرفتار ... کیا ...
... کی ... دونوں ... دیا ...
... بھی ... ہو گیا ...
... کہ ... کا ... ہو ...
... کر ... دیا ...
... ہیں ...
... کیا ...
جب ... آیا تو پنڈت جی نے
گردن سے کہا ... کچھ ... ہے۔
... بولی ... کے ...
... تھا ہی نہیں ... پنڈت جی
... کر ... ایک ...
... جاتا ہے ... بڑے ...
... جاتی ہوں ...
... کی ... کسی ...
... کی ... جائے ...
... کی ... کے دو ...
... کے ...
... اب آؤ ... گیا
پنڈت جی ... ابھی تک وہ ... نہیں۔
... میں ... کے ...
... آئی ہے ... کا نام ...
... کی زبان ...
... بار ...
... ہے ...
... پنڈت جی نے ...
... ایک ...
... کہ ...
... کے ...

وہ بھی ... نہیں ... ہے ...
... لگا۔ ...
... پنڈت جی ... تھی ...
... کا ... تھا ...
... گئی۔ ...
... کوئی ...
... سے ...
... ہیں ...
... جاتا ...
امیر آدمی ... کی
جگہ نہ تھی۔

ایک ... صاحب ...
... میں ...
... جانی ...
... رہی ...
... کریں ...
... ہے ...
... ایک ...
... بھی ...
... ایک دن ...
... تھی ...
... میں ...
... ہیں ...
... بیٹھے ... میں
... نہیں ...
... ہیں ...
... کی ...
... ہیں ...
... سے ... ہیں ...
... تھی ...
... ایک ...

کر تم مجھے یوں ستاؤ اور [illegible] کی سرکار میں رام
جگیا ہے اور [illegible] پر غصہ کرنے کی کوشش
[illegible] غصہ آ گیا تو سادھو رام کی سرکار میں کیونکر بیچ
ہوتی۔ غرض یہ حال غصہ کرنے کی اختیار کی بات نہیں
وہ کہہ کے آتا ہے نہ اطلاع دی اور اطلاع ہو کے آتا ہے
وہ آتا ہے بھگتا ہے جب آتا ہے تو آپ ہی آپ
[illegible] نہیں آتا آؤ کوئی بلاؤ [illegible]
تمہارے [illegible] سے نہ کٹ کی [illegible]
سی بات ہے [illegible] کا بیان [illegible] تھے [illegible]
[illegible] ہو گیا [illegible] کھانے پر [illegible]
[illegible] کی [illegible] جب [illegible] مصیبت
سے [illegible] کی [illegible] اس [illegible]
ندی ساحت [illegible] پھر [illegible] ہو گئے تھے [illegible]
[illegible] کی [illegible] نہیں [illegible]

محمد علی ردولوی

تحائف سالِ نو

صلاح کار

جناب شیخ جناب واعظ جناب مولانا جناب [illegible]
حضرت قانون حضرت تہذیب استغفراللہ کہیں
اعوذ باللہ کہیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ فرمائیں لعنت
بکار شیطان کا ورد فرمائیں۔ سزا دیں۔ [illegible]
گر دنیا کہیں اپنے جھگڑوں سے باز آتی ہے۔ شیخ و
واعظ ملا اور وکیل وغیرہ سب اسی فضل و
انفعال [illegible] کا نتیجہ ہیں جس کا [illegible]
[illegible] میں ہے [illegible] بالکل [illegible]
[illegible] کی ضرورت [illegible]
[illegible] پیٹ سے [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

پیدا ہوا اور خیالات کے اختلاف نے سب کی [illegible]
ہیں۔ یہ خالص [illegible] بگڑی ہوئی بات [illegible]
کی مثل [illegible] کوئی بات [illegible] پیشہ سے ہوتی آئی ہے
اگر رہائی انسانی میں کوئی [illegible]
ابتدائے نوع کا [illegible] ہمیشہ ہوتی ہوگی جب تک
کوئی دوسرا [illegible] آتا ہے [illegible] تک اس ضروری
واقعہ [illegible] سے انسان کا [illegible]
اچھا نہیں۔ [illegible] زندگی [illegible]
[illegible] تعلیم [illegible]
[illegible] جب وقت آتا ہے [illegible]
[illegible] پیدا کر دیتی ہے [illegible]
[illegible] کی صورتیں [illegible] ہوں یا [illegible] آپ
آپ [illegible] خواب میں [illegible]
ہیں۔ اگر [illegible] اختیار کی [illegible]
کے کام ہے۔ [illegible]
تو اس حالت میں بھی [illegible] زندگی [illegible]
[illegible] غور کرنے کی بات ہے [illegible]
[illegible] اپنی اولاد کے [illegible]
[illegible] کرے [illegible]
کی [illegible] ہو جاتا ہے۔ [illegible]
کا [illegible] اختیار کرنے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہے۔

[illegible]
[illegible] کو [illegible] بھائی [illegible]
[illegible] جان ہے۔
[illegible] کسی طرح نہیں [illegible]
[illegible] اٹھا ہے۔

[illegible]
[illegible] نہیں کرتے۔ [illegible] نہیں ہے
[illegible] اختیار کرنے اور [illegible]
[illegible] نہیں [illegible]
[illegible] کر کے [illegible]

چلا جاتا ہے ؎

اسیر [illegible] عہدِ شباب کر کے مجھے
کہاں گیا مرا بچپن خراب کر کے مجھے

[illegible] شباب [illegible] جوانی [illegible]
[illegible] بچپن [illegible] لطف [illegible]
تصور میں جب شباب کی [illegible]
[illegible] کے ساتھ [illegible]
[illegible]
[illegible] فرماتے ہیں ؎

[illegible]
[illegible]

ہر کیف [illegible] دوست چودھری محمد علی صاحب ردولوی
تعلقدار نے جو شباب کی منزلیں [illegible]
کے ساتھ [illegible]
[illegible] اصلاح [illegible] کے نام سے ایک کتاب لکھ ڈالی۔
اس کتاب میں [illegible]
کی گئی ہے جس کا نام [illegible] کے آدمی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کسی مقام [illegible]
[illegible] کے [illegible]
[illegible]
[illegible] کتاب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہے۔

منلوق آرا بیگم بنام مہاتما گاندھی

مہاتما صاحب۔

دیکھو بڑھاپے میں تم پاگل ہو گئے منلوق ایسی چیز نہیں جسے کوئی بھول جائے اور مہاتما کا رستہ جا چکا ہے۔ ہماری منلوق گرگٹی وحشی تن کو جیسے کی طرح چوکڑیاں بھرنے کے جنگل سے نکل بھاگتی ہے تو کیا تم بھی [illegible] وحشی حالت ہے [illegible] بے شک ہندوستان کی [illegible] کا بڑا حصہ [illegible] افلاس کی [illegible] تن من [illegible] نفرت [illegible] لنگوٹی [illegible] کھاروے [illegible] لگانے [illegible] میں تو اس [illegible] کرنے کو [illegible] اپنے وطن کی [illegible] کی لنگوٹی [illegible] نہیں [illegible] سے گی [illegible] ہے۔

لیکن [illegible] منلوق کے [illegible] معلوم ہوتی ہے کہ جب تمہارے [illegible] ولایتی کپڑے کی خریداری کے سبب سے [illegible] اور کپڑا [illegible] لوگ نہیں [illegible] ملک بیکاروں کا [illegible] جو [illegible] کی قدر کرتے ہیں [illegible] تو اس [illegible] کا نتیجہ کیا ہوگا [illegible] آ کے تمہارے [illegible] بیٹے [illegible] چادر [illegible] کر کے [illegible]

یہ [illegible] ہو [illegible] اگر [illegible] آگے [illegible] رشتہ [illegible] نہیں [illegible] پہنچنے [illegible] میں آخر [illegible] گے۔ احتیاج [illegible] جو کپڑے [illegible]

[illegible] ہندوستان [illegible] سے [illegible] نقصان [illegible] ہندوستان میں [illegible] ہاتھوں [illegible] مشینوں سے [illegible] کا سلیقہ [illegible] ہے کسی [illegible] کہ صورت [illegible] صنعت [illegible] ہاتھ سے جاتی رہی [illegible] آج [illegible] برس سے [illegible] ہمارے [illegible] لنگوٹیا [illegible] چرخا کاتنے [illegible] سوت کاتنے [illegible] نہیں [illegible] باقی [illegible] ہم [illegible] شہر میں [illegible] بنانے [illegible] کپڑا [illegible] مشینیں [illegible] ہندوستانی [illegible] نقصان ہی سہی [illegible] سال [illegible] وطن کی خاطر [illegible] روپے کا نقصان



امان اللہ خاں: [illegible] شکوہ [illegible] مقدر کا ہے

غضب خاں: [illegible] لوگ تو مجھے بدنام کرتے ہیں [illegible] اب کوئی میرا نام لے تو سہی

صدقے خیرات ہی نہیں [illegible] ایسی صورت میں تو [illegible] زیادہ [illegible] روز خرید [illegible] جو اپنا [illegible] اور حکومت [illegible] زیادہ [illegible] دیوانی [illegible] منڈی میں ہندوستانی [illegible]

اخبار [illegible] تم [illegible] جا [illegible] آمادگی [illegible] کر کے [illegible] دکھایا [illegible] ہے۔



افغانستان کا پولیٹیکل تھیٹر

ایکٹر: (الوداع کے وقت) حضرات آج کا تماشا ایک باب کے بعد ختم ہو جائے گا۔ اب نیاز مند رخصت ہوتا ہے۔ کابل میں گپ چپ کا کھیل شروع کرے گا۔

میاں اماں اللہ: فی امان اللہ۔ فی امان اللہ۔

حاجی مطلبی: طاقت حبیب اللہ میں رہا ہے۔

ایکٹر: جمہور آواز آتی ہے۔ امان اللہ، امان اللہ۔ اچھا حضرت۔ امان امان اللہ۔ والسلام۔

ولایت والے سیاہ و سفید کے مالک [illegible] چلے ڈر گئے تھے اور انھوں نے کئی کروڑ روپیہ کا اس غرض سے جمع کیا تھا کہ نقصان اٹھا کے مقابلہ کریں گے سستا بیچیں گے اور سستا بنائیں گے ایک شخص ملک جیسی دولت ہم خرچ کر سکتے ہیں ہمارے غریب ملک والے بھی نہیں خرچ سکتا۔ ہم تھوڑے سے دنوں میں ٹوٹ گئے۔ ہم کہیں گے کہ اشتہار میں اشتعال ہرگز کو دیا۔ یہ مال پھر کبھی کل ہی آئے گا جب ہمارا بنایا ہوا بھی سستا مال بھی نہیں ہوتا اشتعال بھی نہیں ہے اتنا اختیار بھی نہیں ہے کہ جو کچھ ہم چاہیں جب چاہیں کریں کی سوچتے ہیں دوسری طرف خود کچھ کر نہیں سکتے پرانی مال پر محصول زیادہ کر کے ملک کی تجارت بڑھاتے ہیں۔ ہمارا کوئی ادارہ نہیں ہے ملکی مال کو سستے کے برابر بیچ پکار کے لگتی ہے مگر بہت کچھ مشکل پڑے گی۔ مگر اب ولایتی مال دھنی پانی کی طرح ملک میں ہے۔ انھیں دل ہی دل میں بیچنے کے لیے اور اپنی تجارت پر ناز ہے۔

تمھاری بھی وہی مثل ہوئی کہ میرے نواب کا ایک محل بنا گئی سعادت۔ نواب صاحب اس مرغ ٹالی کی دم پر عاشق ہو جاتے تھے۔ تھی تو نری گٹ گرگری کی صورت پیاری پیاری تھی۔ والد مرحوم کے نواب نے اسکا سارا کنبہ اپنے ہی گھر میں بھر رکھا تھا اور خوب تن تن کے کئی کئی گھوڑوں پر سوار کر دیتے تھے۔ نیر بیگم صاحب کے مرتے ہی نواب صاحب نے گھر پر قبضہ کرنا چاہا۔ چنانچہ میں حاضر تھی کل رات سے رونے تک بلوائے پولیس بھائی سرکاری آدمیوں سے تقسیم کروایا اگر تمام مچ جاتا گھر کے اندر تھی گھر کے دروازے تھے ایک تو کسی کا دروازہ ایک چھوکری کو پھرواتے تھی میرے قریب بنا آنگنی تھی جس میں بھیرانے جانے کا دروازہ کھلے سامنے تھا میرے میاں کا کنبہ جو مظالم تھا آئے جاتے تو لڑکے انہیں کھاتے مردوں کو وہ کچھ کیسی کیسی گھاتیں اپنے مطلب کی سوچتے ہیں۔ ذرا خیر کیا اچھا کیا۔ جھپانے سے عیب کہیں چھپتا ہے آخر ظاہر ہو گیا۔ اب تم ہی کیا کہتی تھی؟ اور سے وہی قبضہ ..... قبضہ ہو گیا۔

گر حضور سارے جو کلا بت کے جو ٹکڑے تھے تقریباً لگا ہوا۔ بیگم کو عزیزوں نے تحفہ لیا ہیں جس میں مال خوب دھو دیا۔ جواہرات کے صندوقچے۔ چاندی کے اسباب آگالدان پاندان مسہری کے پائے۔ بڑی بھاری نگوں کا زیور۔ جو سب یہاں تک کہ تانبے کے برتن بھی جو ٹکڑے کے تھے غائب ہو گئے باہر پڑا بیٹھا رہا۔ اب جو نواب صاحب فہرست تیار کرنے بیٹھے تو وہاں کیا رہ گیا تھا۔ پلنگ نئے کھرے سے وہاں ٹھہرے ایک تانبے کا پاندان ایک حقہ تین دیگیں ایک کھرا کر ایک تسلا جو چار پانچ طشت کی تیلیاں کچھ چینی کے برتن۔ مہر کے نقشوں کے چہرے کی چاندنی صفائی بھی جو یہاں بیاں سے وہ ہزار کا مال ولے تھے غائب۔ نیسوانی اوقار سارے مسہری کے بچھاؤ دے رہی۔ اب تو نواب صاحب کو ایسا غصہ آیا مگر بیچارے گھر سے دوسرے گھر میں بیٹھ گئے کیا بچا ابھی پرسوں ہی تو میں نے پتا کر لیا تھا۔ اور کل وضو کے وقت انگوٹھی میں نے بیگم کے پاندان کی تھالی میں رکھ دی تھی حالانکہ وہ والدہ مرحوم کی نشانی تھی وہ بھی دکھائی نہیں دیتی۔ میاں نے ادھر ادھر دیکھا کہ کوئی کہیں تیر تو نہیں سہ آئے کہ حاضر چلے جائیں میرے پاس۔ میں نے کہا تیرا نام بیمار ہے ایسا کیا دیکھا۔ بیٹی پہلے ہی منع کرتی تھی کہ میاں یہ سوال کیا ہے بڑا ہی پچھتاؤ گے۔ والدہ مرحوم کی نشانی کھو گئی تو رنج ہوگا تمھیں اور والدہ مرحوم کی نشانی جو تمھاری نشانی تمھارا جوڑا ہو گا جو کہیں بچے اگر کچھ کھو دیں تو ہمیں یہ آفت آجاتی کہ دیکھی یا اپنے پاس رکھتی جب کسی دشمن کی آنکھ سے دیکھی اب کہتے ہو کہ اس انگوٹھی کا تعلق زیادہ ہے خیر جو ہے سو ہے پیارا تو اس کا میل ہے خدا اور دے گا گر انگوٹھی نہ ملے گی۔ ان کی بات کا جواب ہی کیا تھا حال لکھتا۔

حاما۔ یہ کوئی چیستاں نہیں ہے یا پہیلی نہیں بلکہ مسئلہ ہے اور ایسے قصے میں ہر سے سمجھ لیا ہے انگوٹھی میں بند کیے رہتے ہیں۔ تم کلام کرتے ہو خاموش ہو یا صندوق سے لاکر جو کچھ کلاں ہوا۔

دیکھو ایسی حالت میں جب کہ جس میں نواب صاحب مبتلا ہو کے نقصان اٹھا چکے۔ تمہاری عصمت کا فرض چھپانا والدہ مرحوم کی نشانی ہے مگر تم دوسروں کے کئے کی تک پکی اور نئے پونے تک بھی لگی۔ اس بھی جلد لوگوں جانتا ہوں کہ گنجینہ حرفیں ہے بڑی شاہانہ تھا اب تو اپنی بخشش کی دھوم ہے جو بھولے کے آگے گھسیٹا تھا سو نواب صاحب نے جو پرانے پھر جیسے سہرے جلوے کے ساتھ تھی سی پیارہ تھے شیر کے اور دوسری ہر بیشہ ملوط رہے ہندوستانی بھی بڑی گر کی بتائی ہوئی ریت رسم سے بیزار ہو گئیں میں نے دیکھا کہ یہیں گھروں کی عورت سے چھپا جوڑے کی کیسی چنگل اور اسکا تمام سکھا ہے گزر میں ایک کی لکڑیاں جھکائیں بلکہ جنگل سے اسکے سر کے بال ننگے کے ریشمی کپڑے کی طرح چھڑے پر جڑا ہے۔ سار کا کاٹا پاسین پڑھا کے قرآن میں رکھ دیا بزاروں نے دیکھے گزشتہ تو کیا مگر یہ سب باتیں عقل کے خلاف تھیں رسم ہے خاک اثر نہیں۔ تمہارا جینا بھی گنڈے تعویذ کا کام تمام ہے بس تمہاری یا تو ان بھی۔ سوا اسکے کیا کہتا ہے۔ چال بازی کا جواب چال بازی کے سوا اور کچھ نہیں۔ میں کہیں بھی ہوں کہ تم پرانے سلیقوں کی طرح تو کیا ہو پاؤں توڑ کے نہیں بیٹھے اور میری کے قائل ہو کیا سمجھ لکھتے ہو جو سامنے آتا ہے بھلی کیوں مانتے ہیں۔ تم جو کرتے ہو تو ایسی کہ رنگ اصل بھی میں اور حسن بھی دل میں کیا اب سنانا کیا سخت ہے۔

لفافہ میں بند سوالوں کا جواب

آپ بھی اس سال کی نقصان اٹھا چکی ہو آپ بہ اپنی صورت مضمون کے متعلق لکھ کر روانہ کریں جوابی کا جواب بند رہیں دل نرم ٹھیک حالات کے ساتھ ایک روپیہ چار آنے کے وی پی سے جو کہیں آپ کا لفافہ بھی واپس ہوگا جواب پر مہر کرنے کا وقت اور پتہ صاف لکھیں ہر مشکل میں مدد حاصل کریں۔

پتہ: [illegible]

ما تا۔ ایک ہی صورت تو اس کی یہی ہے کہ آزادی سے ادا کی جائیں مثلاً کوئی کہے کہ الف جو برابر ہے ب کے اور جیم ب کے برابر ہے تو جیم برابر ہے الف کے یہ ایک صحیح نتیجہ نکلا۔ لیکن اگر کوئی کہے کہ الف نصف ہے ب کا اور ب نصف ہے جیم کی یعنی جیم نصف ہے الف کی تو ایسے بچوں بچے لوگ بھی اس پر ہنسیں گے اسلئے کہ جیم ہے الف سے بڑا اور ب ہے الف سے دونی اور جیم کو الف کا آدھا ثابت کرتے ہیں۔ یہ کوئی منطق نہیں۔

اگر جنے کا رواج قاری خود ہی کے بموجب عام ہو جاتا۔ لوگ سرت کا تخمینہ سند ہو جاتے اور کی جگہ معرکوں اور دو کی جگہ ایک پر قناعت کرتے۔ یا اتنے پر چشم پوشی کی طرف نگاہ ہی کرے تو دیکھتے کہ کوئی اعتراض نہ کرتی اور کہتی کہ بیشک ثنا ثنا چادر کا اگر سو آج سے یہیں بھی دی سرسوں کی اونچائی ہوتی اور الفنس کو وہ استدلال دکھا دی گی۔ مگر ٹک آدمی کے آدھے کو پورا سمجھنے پر آمادہ ہے اور تم اس دھوکے میں ہو۔ خیر خدا اس دھوکے میں پورے ڈالے۔ خدا حافظ

راقم

قاری خیر الدین آماد بیگم

مولانا شیخ کی نوٹ بک

"اخباری کالموں کے ہیچھے صورتیں"

(بقیہ نمبر۱)

(۲) اخیر الالقاب علی الصدور۔ کہ بڑا ادنی کا مقام نہیں۔ یا وہ گھر کا ایک ماہ کے اندر ایک بچے کے اوپر باہر ایک روز کا پیچھے ایک پہر کے آگے آگے ایک گھنٹے کے اوپر اور ایک منٹ کے پیچھے خیر یا قاری کا بل پہنا مکن ہو جائیگا کابلی کوہستان تر ہے کا اولاد یا فاروے کا گرشتہ یا شیعہ عبد الرحمن کی منشور صیغہ ہے جسکے ایمان

خیر خواہ کا قول تھا کہ آتش برجہان خیر نہیں جو ہنسا ومن عرض فی حلقہ منہا اشتوا فیہا اگر کوئی پیٹ کا گل جائے تو اسکے حق میں کوئی شے بہتر کے سوا نہیں کے اسلئے نہ رکھئے یعنی جسکا بھی جو چیز پیا کے ہڑپ کر جائے۔ دیکھئے کیا ادھر پہاڑوں کی برف تلے پگھل کر پہ رہا ہے کی طرح ہمارا سارا خزانہ خیر یا قاری کو ضائع ہوا دیں کہتی ہے جس ادھر جان بھی انکا جزو لاحق رہا تو چاہتی ہے شتر ادی ہاتھی بھی انھیں خیر خواہ۔ نادر خان کے دوسال بھی انھیں کے تقصیر اور تقصیر خاص تو ہیں ان کا ذکر بھی کیا۔ اسکے علاوہ بیہ الطبع جب خیر یا قاری کے بھر اشک روس آیا کی سی آزاد پہر سوتی پہیلیوں کو بھری کے کاٹ چکا رہا کچھ مشکل نہیں۔ اسلئے کیہ اللہ تعالے نے انھیں آئی باطن کی تھی تا۔ مگر گھر والی اپنی صورت کے لحاظ خیر یا قاری پیدا ہو سکے۔ ابھی وقت اپنی خوشی سے فوراً بھاگ گئے تھے۔ سپاہ گری کے دم خم ہیں برتنے کا نرالا نہیں رکھنے۔ مگر اب جم کی جگہ قبر لے لی ہے۔

(۵) ہم مثنا ہم اصم قال ربنا باسانید تا علی بیعض الیہ اصیل پہاں بہرا اتفاقی اکیلے نہیں اپنے ملک سمیت رسالت ثابت خیر یا قادری میں داخل ہو گیا ایک صورت یہ ہے کہ شہر کی صورت آدمی کی طرح بولا کر بولے اور وہ ہے کہ ہم کابل ہو جائے گر اتنے کہ صاد ہمیں چلتی ہو گیا۔ بلیل اور چال ڈالی ہلیں ہو گئے جمی ہو۔

سارا کی کلی چل گئی اسے نہیں ایک دھاگا
گھر کا اک پڑ گئے۔ گھر کوئی کوئی ہوا

دوسری صورت یہ ہے کہ یہ کابل غنیمت ہے یا ہمیں برتی تیا جھلی وہ دور دور ہی آ پہنچیں اس پر ایسے خوب گرفتہ دہشت سنگ کا نا تا چا پہنچا ہے یا پھر اسکے خاص لئے آدھا کا سا

میں خدا کی تقدیر خیر لڑنے نہیں رہیگا
گر خدا کر نہیں دیگا بیچ سفر نہیں رہیگا

تیسری صورت یہ ہے کہ جو قند حار کی طرف سے دھواں دھار حملہ ہو گیا تو قاضی پنجاب کی کابل کے نواح میں پہنچ گئی اس خاطر بہ پہرہ دار کا نیا نام بھی کر ۲۲ ہزار سپاہ دہقانی اور ایک ہزار سوار سنگ گر لے

کو لیں میں بڑا کسی مصیبت کا کھو کی ہی کی کے اڑا لیکن تھی گئے ایک تو اللّٰہ سے بچا یا ان سے جاتا ہی ہو جائے گر ہال بال بچے ہو گئے۔

مگر اتنی بھی کہ مسلمان کا بہت سہرا آزاد ہو سب نہیں لگیں کو گلی ساتا الکل سکو کو آزاد ان پر سو پہ انگریزی رو سے ایک گلاس کو آزاد تا تو منظر اس زندگی کا مشرف بھی خیر ہو گیا اگر ہو تو کہا جاں ویسے ای ہار سے ادھر بھی کلکی سمت ہی میں مٹک ہوا اسکا حقیقت ہے کہ ساتھ پہ رمضان کے خاتمہ کا انتظار ہے شاہ قادری قند حار میں ہوں یا ہرات میں یا کابل میں داخل ہو جائیں اور شاہ قادری کی فتح بھی اور اصل ہے عربی مثل ہے انا و دکھ یہ رمضان کا آئینہ تیر سی الم الکتین رسیاں رمضان ختم ہو اور عید یا اور آل کیا کام سے نکل آئے ان تمام امور کا امکان عقلاً ثابت ہے اسلئے ہم بھی بحث سے نہ چاہئے اگر ہاتھ کو

المتنصرات

المتنصر دہی ہماری کانگرس اور ہیں ہماری اصول سے ایک کو نعرہ لگائے کہ ختم مسلمان اور مشرق مجتہد دو اکابر کی کانگریس کے مدعی ہو جائیں اور خلافت سے یا اتا ہی گر گر ہر کوئی یقین نہیں کرتا کہ مشرق نہیں تھا کسی لالہ جی ہر دل عزیز حادث ہے حضرت شاہ اعظم کو گرشت پوست سے مرکب بھی ہماری پہنا یا جتا ہو آپ کی خلافت نہیں اپنے آرام کے لیے خود اس خود سر کو تاج الملک کو کہہ حضرت بلد یو پرشی دھت کہتے ہیں۔ اچھا یہ مانا کہ آپ کو کوئی بیلاد نہیں ہو گا المتنصر ہوگا کہ ہمارے سکر میں دستے ہیں جو اب ہیں صاحب جنت آخرت کی یہ پیچھے وہ جنت کے نام سے ایک اخبار شائع کر دیا۔ اب جنت اور ان کی فہرست ہے جنت دہاں ہو نا مگر اس میدان میں ہو ہیں یکاں ایک ظاہر نہ ہوں کی نوا کی سے ختم جنت کا ان کا اعلان کیا تھا کہ جنت میں یکے مخبر ہیں قبا کو لاتا ہے خود تا پر کل چکا تھی کہ کیچھے دال نہ پائی قو جنت اپنا ہی ہو اب جو کسی دوسرے پہلے ہو گئے۔ یعنی اگر ہو جیے کوئی جنت تعلن ہوا ہوئی تو ہم تم

عید مبارک باد۔ اودھ پنچ نمبر ۱۱ بعد عید شائع ہوگا۔

شرطیہ علاج!! شرطیہ علاج!! شرطیہ علاج!!

[illegible] دائمی [illegible] ۔ دام [illegible] روپیہ	دسکالنسی کی اکسیر [illegible] ۔ دام پانچ روپیہ

بال — چہرے — کالا

[illegible] ۔ دام [illegible]

[illegible] ۔ دام پانچ روپیہ	خونی بواسیر [illegible] ۔ دام [illegible]
بال کی [illegible] ۔ دام [illegible] روپیہ	طاقت کی دوا [illegible] ۔ دام [illegible] روپیہ

[illegible] جڑی بوٹی میڈیکل ہال یعنی سمری - دربھنگہ [illegible]

اگر آپ اپنے بزرگوں سے دریافت کریں گے



[illegible] ۔

[illegible] لیکن [illegible]

[illegible]

[illegible] انتظار کرنا پڑے گا

[illegible]

مجلدات [illegible]

[illegible]

المشتہر: [illegible]

بچوں کی حفاظت کا سب سے عمدہ ذریعہ

[illegible]

[illegible] کرنے والی بے نظیر دوائی

[illegible]

[illegible] کمپنی متھرا یوپی

غذائے روحانی

نغمات

یعنی

وہ بیش بہا کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سروں کے محفوظ کرنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کا غذ پر لینے کے قواعد لکھا

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

تاحال ہندوستان کے جز و علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی

سیاحت ظریف
یعنی
منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی
کا
منظوم سفرنامہ عراق
...
قیمت فی جلد ...
... منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مصنف نے
اساتذہ فن کے علم سینہ
کو
علم سفینہ بنایا ہے
یعنی

مرآۃ المجلس
...
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

تان سین کے عہد سے لیکر زمانہ حال تک صد ہا استادان فن کی گائی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی ذمر یاں اور ہوری کا قلمبند کتاب یہ کہنا ہے کہ

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگوں کی ذمریاں اور ہوریاں اس کتاب میں انکے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے پڑھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتداے کتاب میں لکھدیے گئے اصول ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جسطرح کہ خود استاد تعلیم دیتا ہے۔ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں انکے علاوہ دیگر شاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملیگا فی الحقیقۃ مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا تمام ہندوستان کے استادوں کا سرمایہ ناز اس میں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ

محصول ڈاک بہرحال ذمہ خریدار۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ